غزل/رباعیات

ڈاکٹر مسعود جعفری

○

اسی لیے تو چمک ہے بہت اندھیرے میں
کوئی تو چاند ہے پونم کا اس بسیرے میں

ہماری جان اٹک سی گئی ہے ہیرے میں
چرا سکو تو چرا لو اسے اندھیرے میں

مجھے تو یاد نہیں کیا ہوا تھا آدھی رات
کھلی ہوئی ہے مہک بھی تری سویرے میں

مسافروں سے کہو اور نہ چلیں رستہ
چلو کہ رات گزاریں گے اس کے ڈیرے میں

ہمارے پاؤں ہیں آزادیوں کے جادے پر
ہماری روح کی سرمستیاں پھریرے میں

چلو بچائیں اُجالوں کو کچھ کریں یارو!
اندھیرے لے نہ سکیں نور کو بھی گھیرے میں

ابھی تو دشت کا منظر ذرا بدلنے دے
بہے گا پیاس کا دریا بھی اور ڈیرے میں

یہاں تو سانس بھی لینا محال ہے مسعود
چلو بنائیں کوئی گھونسلہ جزیرے میں

8-1-43-1-A5، شیخ پیٹ، حیدرآباد۔500008

حافظ کرناٹکی

○

رب نور ہے ہر دل میں چمک ہے رب کی
سورج میں ستاروں میں جھلک ہے رب کی
سب غنچہ و گل کرتے ہیں اس کی تسبیح
اشجار کی شہ رگ میں مہک ہے رب کی

اک روگ ہے آزار ہے دنیا کیا ہے
بیمار کی کھنکار ہے دنیا کیا ہے
جو ٹیک لگائے گا وہ پچھتائے گا
گرتی ہوئی دیوار ہے دنیا کیا ہے

قدرت کی نوازش ہے عنایت ہے قلم
دنیا کو جو خم کردے وہ قوّت ہے قلم
محتاط طریقے سے کرو استعمال
اک فرض ہے اک بار امانت ہے قلم

جو علم کی معراج کو پا لیتے ہیں
تنہائی میں محفل وہ سجا لیتے ہیں
ڈھل جاتے ہیں ہر رنگ میں پانی کی طرح
ماحول کو ہموار بنا لیتے ہیں

پڑھنے کا کوئی لمحہ گنوایا نہ کرو
تعلیم سے جی اپنا چرایا نہ کرو
انجام جہالت کا بھیانک ہوگا!
یہ بات رکھو یاد بھلایا نہ کرو

ہر چہرہ اک اخبار نظر آتا ہے
قاری کا طلبگار نظر آتا ہے
لیکن کوئی پڑھنے پہ نہیں آمادہ
ہر آدمی بیزار نظر آتا ہے

دارالحافظ فرسٹ کراس، جے نگر، شکاری پور، شیموگہ۔577427